الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ فیض حضور حجۃ الاسلام علامہ شاہ محمد حامد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

بلبلِ بُستانِ مدینہ
علامہ اختؔر رضا ازہری بریلوی

......☆ازقلم☆......

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

ناشر: ادارۂ دوستی ۸۴۲، کمال پورہ، مالیگاؤں (ناسک)

انتساب

دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے

حضور تاج الشریعہ

کے لاکھوں عقیدت مندوں کی عقیدتوں کے نام

عقیدت کا لہکتا ہی رہے گا گلستاں اپنا
ہے جس کا عزم مستحکم وہی ہے باغباں اپنا

نیازمند: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبلِ بُستانِ مدینہ......علامہ اختر رضا ازہری بریلوی

علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری بریلوی عالمِ اسلام کی عظیم روحانی شخصیت ہیں۔علم وعمل،زہد وتقوا،استقامت علی الدین،خشیتِ الٰہی،اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔آپ کی دینی وعلمی،تبلیغی وتدریسی اور تعلیمی واصلاحی خدمات عالم گیر شہرت و وسعت رکھتی ہیں۔آپ کی ولادت عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں طرۂ امتیاز رکھنے والے ''خانوادۂ رضا'' میں ۲۵رفروری ۱۹۴۲ء کو ہوئی ۔ امام احمد رضا بریلوی ، علامہ حسن رضا بریلوی،علامہ حامد رضا بریلوی،علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کی پُر نور امانتوں کے آپ ایک سچے وارث وامین اور جانشین ہیں۔ بریلی شریف سے ابتدائی تعلیم وتربیت سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے جامعہ ازہر،مصر میں اعلا تعلیم سے فراغت پائی اور گولڈ میڈلسٹ بھی رہے۔علاوہ ازیں جامعہ ازہر کے سب سے ممتاز اعزاز ''فخرِ ازہر ایوارڈ'' سے بھی آپ کو نوازا گیا۔

علامہ اختر رضا ازہری بریلوی بیک وقت عظیم محدث وفقیہ،مفکر و مدبر،ادیب و خطیب،تصوف وولایت کے دُرِّ نایاب،دعوت وتبلیغ کے آفتاب وماہ تاب،رشد وہدایت کے گلِ خوش رنگ،اور بافیض معلم و مصلح ہونے کے ساتھ ساتھ مقبولِ زمانہ نعتیہ کلام کے عمدہ اور مشہور و معروف نعت گو شاعر بھی ہیں۔آپ کا اشہبِ قلم نثر و نظم میں یکساں رواں دواں ہے۔اردو کے علاوہ آپ کو عربی وفارسی پر بھی عالمانہ وفاضلانہ دسترس حاصل ہے۔آپ کی عربی دانی کو دیکھ کر اہلِ زبان عش عش کر اُٹھتے ہیں۔آپ کے علمی اثاثے میں ایک معتد بہ حصہ عربی نثر و نظم پر مشتمل ہے۔آپ کو اپنے اسلافِ کرام سے علوم وفنون اور شریعت وطریقت کے ساتھ عشقِ نبوی علیہ

الصلاۃ والتسلیم کی دولتِ عظمیٰ بھی ملی۔عشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو گھٹی میں پلایا گیا۔اسی عشق کے اظہار کے لیے آپ نے نعتیہ شاعری کو وسیلہ بنایا اور اپنے اجدادِ عظام کی طرح دنیائے علم و ادب کو ''سفینۂ بخشش'' کے نام سے ایک گراں قدر تحفہ عنایت کیا۔آپ کا مجموعۂ کلام ''سفینۂ بخشش''،عشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی نعتوں کا ایک حسین وجمیل اور روح پرور گل دستہ ہے۔جس میں مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدت مندانہ بیان ہے ۔علامہ اختر رضا بریلوی کی نعت گوئی کو بھی دبستانِ بریلی کے دیگر شعرا کی طرح محض عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کا مرقع نہیں کہا جاسکتا بل کہ آپ کا کلام فکر وفن،جذبہ و تخیل،زبان وبیان،فنی گیرائی و گہرائی،جدتِ ادا،زورِ بیان،حُسنِ کلام،تشبیہات واستعارات اور صنائع لفظی ومعنوی جیسے شعری وفنی محاسن کا آئینہ دار بھی ہے۔''سفینۂ بخشش'' سے چیدہ چیدہ اشعار نشانِ خاطر ہوں ۔

عفو و عظمتِ خاکِ مدینہ کیا کہیے
اسی تراب کے صدقے ہے اعتدائے فلک

اک اشارے سے کیا شق ماہِ تاباں آپ نے
مرحبا صد مرحبا صلِّ علا شانِ جمال

گرمیِ محشر گنہ گارو ہے بس کچھ دیر کی
ابر بن کر چھائیں گے گیسوے سلطانِ جمال

جو تُو اے طائرِ جاں کام لیتا کچھ بھی ہمت سے
نظر بن کر پہنچ جاتے تجلی گاہِ سرور میں

خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی
خاکِ طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں

زبان و بیان کی پختگی،ندرتِ خیال،جدتِ اظہار،اختصار و جامعیت،معانی آفرینی،سنجیدگی و شگفتگی،اور برجستگی وغیرہ عناصر ایک اچھے اور خوب صورت کلام کی خوبیاں

ہیں جو کہ ''سفینۂ بخشش'' کے اشعار میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ یہ شعری خصوصیات ''سفینۂ بخشش'' کی نعتوں کو تاثیر کے جوہر سے آراستہ ومزین کرتی ہیں۔ حضرت اختر رضا بریلوی نے حمدیہ ونعتیہ شاعری کے جملہ لوازمات کی پاس داری کا مکمل اہتمام کیا ہے۔ اسی طرح پاکیزہ اوصاف کے حامل ''دبستانِ بریلی'' کے جید شعرائے کرام کے کلامِ بلاغت نظام کے گہرے مطالعہ کی وجہ سے آپ کے کلام کی زیریں رَو میں فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، حزم و احتیاط، حُسنِ معنیٰ اور قادرالکلامی کا جولہریں لیتا دریا موجزن ہے اُس میں آپ اپنے اسلاف کے پرتَو نظر آتے ہیں ۔''سفینۂ بخشش'' کے نعتیہ کلام میں جو گہرا فنی رچاؤ ہے وہ قاری وسامع کو دیر تک مسحور کیے رہتا ہے اور انھیں ایک کیف آگیں لطف ومسرت سے سرشار کردیتا ہے ۔

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں
تبسم سے گماں گزرے شبِ تاریک پر دن کا
ضیاے رُخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں
دامنِ دل جو سوے یار کھنچا جاتا ہے
ہو نہ اس نے مجھے آج بُلایا ہوگا
سرفرازیِ ازال اُن کو مِلا کرتی ہے
نخوتِ سر جو ترے در پہ جھکا جاتے ہیں
اپنے در پر جو بُلاؤ تو بہت اچھا ہو
میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو
گردشِ دَور نے پامال کیا مجھ کو حضور
اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو
جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے
میں کیوں نہ وقفِ درِ آں جناب ہوجاؤں

اختر رضا بریلوی کی شاعری تصوفانہ آہنگ کی عکاسی اور حالِ دل کی ترجمانی کرنے میں جمالیاتی طرزِ اظہار لیے ہوئے ہے۔ غزلیہ انداز میں تقدیسی شاعری کرتے ہوئے آپ نے بڑی ادیبانہ مہارت اور عالمانہ ہنرمندی کا مظاہرہ کیا ہے؛ کہیں بھی لب ولہجہ بوجھل محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی شریعتِ مطہرہ کے تقاضوں کے برعکس کوئی مضمون آپ کے کلام میں نظر آتا ہے۔ داخلیت یعنی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں والہانہ وارفتگی کے ساتھ ساتھ بے ساختگی ، جذب وکیف، نغمگی وموسیقیت، سلاست وصفائی، ترکیب سازی، پیکریت، اور سوز وگداز جیسے اعلاترین جوہر کلامِ اختر بریلوی میں پنہاں ہیں۔ جسے پڑھ کر اہلِ نقد ونظر یقیناً داد وتحسین کے لیے مجبور ہوجائیں گے ۔

جس کی تنہائی میں وہ شمعِ شبستانی ہے
رشکِ صد بزم ہے اُس رندِ خرابات کی رات
پینے والے دیکھ پی کر آج اُن کی آنکھ سے
پھر یہ عالم ہوگا کہ خود کا پتا ملتا نہیں
مہرِ خاور پہ جمائے نہیں جمتی نظریں
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو
میری خلوت میں مزے انجمن آرائی کے
صدقے جاوں میں انیسِ شبِ تنہائی کے
دشتِ طیبہ میں گمادے مجھے اے جوشِ جنوں
خوب لینے دے مزے بادیہ پیمائی کے
شامِ تنہائی بنے رشکِ ہزاراں انجمن
یادِ جاناں دل میں یوں دھومیں مچائے خیر سے

چھوٹی بحور میں نعت گوئی کرتے ہوئے مؤثر پیرایۂ اظہار میں معانی آفرینی، تراکیب، پیکریت، روانی اور نغمگی جیسے عناصر کے جوہر دکھانا آسان نہیں۔ مگر علامہ اختر رضا بریلوی کو اس

وصف میں بھی یدِ طولیٰ حاصل ہے۔آپ کے چھوٹی بحور پر مشتمل اشعار نہایت معنی خیز ہیں۔ان میں پوشیدہ غنائیت قاری وسامع کے قلب وذہن کو براہِ راست متاثر کرتی ہے ۔

اے مکینِ گنبدِ خضرا سلام
اے شکیبِ ہر دلِ شیدا سلام
مصطفاے ذاتِ یکتا آپ ہیں
یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں

جانِ گلشن سے ہم نے منہ موڑا
اب کہاں وہ بہار کا عالم
ہر گھڑی وجد میں رہے اختر
کیجیے اُس دیار کی باتیں

ہر گلِ گلستاں معطر ہے
جانِ گل زار کے پسینے سے
روے انور کے سامنے سورج
جیسے اک شمعِ صبح گاہی ہے

ہر عاشقِ رسول (ﷺ) یہ چاہتا ہے کہ اُسے دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کامی حاصل ہوجائے اور وہ اپنی نظروں میں جمالِ جہاں آرائے گنبدِ خضرا بسالے؛اختر رضا بریلوی نے کس درجہ حُسن وخوبی اور والہانہ انداز میں اپنے سوزِ دروں کو پیش کیا ہے۔نشانِ خاطر ہوشہ پارہ ۔

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مِل جاتا

سبحان اللہ!مصرعۂ ثانی ع

"کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مِل جاتا"

کی بار بار تکرار کرنے کو جی چاہتا ہے؛ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ صرف اختر رضا بریلوی کی آواز نہیں بل کہ "میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے" کے مصداق ہر عاشق کی آواز ہے۔

اور جب بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کا مژدۂ جاں فزا حاصل ہوگیا تو قسمت کو گویا معراج مل گئی؛فرشِ گیتی سے اُٹھ کر عاشق فرازِ عرش پر پہنچ گیا۔دل کی بے قراریوں اور اضطراب کو ڈھارس بندھاتے ہوئے چشمِ شوق کو آنسو نہیں؛بل کہ موتی لُٹانے کا پیغام دیتے ہوئے حضرت اختر بریلوی راقم ہیں ۔

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنے والا ہے
لُٹا اے چشمِ تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

اور جب جمالِ سبز گنبد پیشِ نظر ہوگیا تو عاشق کا اندازِ والہانہ یوں نکھر کر سامنے آتا ہے۔منظر کشی اور تصویریت کا حُسن متاثر کن ہے ۔

وہ چمکا گنبدِ خضرا وہ شہرِ پُرضیا آیا
ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنے والا ہے
مدینہ آگیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی
تُو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنے والا ہے

اختر رضا بریلوی نے اپنی نعتوں کے ذریعہ عقیدہ وعقیدت ،فضائل وشمائلِ نبوی اور محبت واُلفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اظہار کے ساتھ سیرتِ طیبہ کے اہم گوشوں کو اجاگر کرنے کی سعی فرمائی ہے۔سنت وشریعت سے دوری کی وجہ سے جو تباہی و بربادی ہمارا مقدر بنتے جارہی ہے اس کی طرف اشارا کرتے ہوئے الحاد وبے دینی اور مغربی کلچر کی یلغار سے اُمتِ مسلمہ کو دور رہنے کی تلقین بھی کی ہے۔اور یہ بتایا ہے کہ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر عمل کرنا،آپ کی تعظیم وتوقیر اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے والہانہ وارفتگی ہی ہماری دنیوی اور اُخروی نجات کا وسیلۂ عظمیٰ ہے۔کلامِ اختر رضا بریلوی کے مطالعہ کے بعد ماننا پڑتا ہے کہ آپ کے یہاں

عصری حسّیت بھی نمایاں ہے جو ایک سچی شاعری کا توصیفی پہلو ہے؛ اس لحاظ سے ''سفینۂ بخشش'' کے شاعرِ محترم ہر اعتبار سے لائقِ تحسین و آفرین ہیں ؎

رہت آقا کی چھوڑ دی ہم نے
اپنی مہمان اب تباہی ہے
طوقِ تہذیبِ فرنگی توڑ ڈالو مومنو!
تیرگی انجام ہے یہ روشنی اچھی نہیں
عبث جاتا ہے تُو غیروں کی جانب
کہ بابِ رحمتِ رحماں یہیں ہے
فریبِ نفس میں ہمدم نہ آنا
بچے رہنا یہ مارِ آستیں ہے

الغرض علامہ اختؔر رضا ازہری بریلوی کے موئے قلم سے نکلے ہوئے نعتیہ نغمات عقیدت و محبت کا مرقع ہونے کے ساتھ ساتھ شعریت کے بناؤ سنگھار سے سجے سنورے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ آج عالمِ اسلام میں آپ کے کلام کی دھوم مچی ہوئی ہے، دنیا بھر کے اہلِ عقیدت و محبت آپ کے نعتیہ اشعار کو ذوق وشوق سے گنگناتے ہیں؛ عالمی شہرت یافتہ نعت خواں حضرات بھی علامہ اختؔر رضا بریلوی کے نعتیہ کلام کی نغمگی و موسیقیت اور جذب وکیف سے عاشقانِ رسول کو لطف اندوز کررہے ہیں ۔تاہم مقامِ حیرت واستعجاب ہے کہ عالمی مقبولیت کے حامل اس عظیم نعت گو شاعر کا ادبی دنیا میں کہیں تذکرہ نہیں ۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ناقدینِ ادب کی تحریریں اس عظیم نعت گو شاعر کے ذکر سے عاری کیوں؟ اس موقع پر پہنچ کر ڈاکٹر محمود حسن الٰہ آبادی کا یہ چشم کشا خیال پیش کرنا غیر مناسب نہ ہوگا:

''اسلام پسند شاعروں کی یہ بد نصیبی رہی ہے کہ اپنے بھی انہیں ایک محدود فکر کا شاعر گردانتے ہیں ۔ادب اور فن کا جو وسیع کینوس ہے اس کی رنگ آمیزی میں شاعر کی فکر کے عمق پر ان کی نگاہ نہیں جاتی ۔غیر تو ان سے اس لیے صرفِ نظر کرتے ہیں کہ انہیں ایسی فکر کو ابھرنے سے

روکنا ہوتا ہے ۔اپنے بھی انہیں مذہب اور اسلام کی اعلا قدروں کے ترجمان کی حیثیت سے پیش کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں ۔اردو کے دو عظیم شاعر حفیظؔ میرٹھی اور شفیقؔ جون پوری اسی تعصب کے شکار رہے ۔'' (اردو بک ری ویو جنوری تا مارچ ۲۰۰۹ء ص ۴۱)

ڈاکٹر محمود حسن الٰہ آبادی کی یہ بات بالکل درست اور مبنی بر صداقت ہے ۔محض حفیظؔ میرٹھی اور شفیقؔ جون پوری ہی نہیں بل کہ حضرت رضؔا بریلوی، حسؔن رضا بریلوی، جمیؔل بریلوی، نورؔی بریلوی، اجمؔل سلطان پوری، رازؔ الٰہ آبادی، نظمؔی مارہروی جیسے کئی اہم شعرا بھی ہمارے ناقدین کے تعصب کا شکار ہوئے ہیں ۔آخر کب تک اسلام پسند شاعروں اور ادیبوں سے ہمارے ناقدین گریز کرتے رہیں گے؟ جب کہ فکر وفن، زبان و بیان کی وسعت اور شعریت کے اعتبار سے ان شاعروں اور ادیبوں نے زبان وادب کی جو گراں قدر خدمت انجام دی ہے وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے ۔ٹی.ایس.ایلیٹ کے نظریہ کے مطابق ''شاعر کا مقام و مرتبہ فن کے وسیع تناظر میں ہونا چاہیے'' ۔اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ہمارے ناقدین کو اپنے تنقیدی رویّوں میں وسعت لاتے ہوئے نعتیہ ادب پر بھی خامہ فرسائی کرنا ضروری ہوجاتا ہے ۔اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک طرح سے زبان وادب اور لسانیات کی خدمت ہی ہوگی ۔

علامہ اختؔر رضا بریلوی جیسے عظیم نعت گو شاعر کی شعری کائنات پر اپنی طالب علمانہ تبصراتی کاوش کو انہیں کے ایک شعر پر روکتا ہوں ؎

گوش بر آواز ہوں قدسی بھی اُس کے گیت پر
باغِ طیبہ میں جب اختؔر گنگنائے خیر سے

(ماہ نامہ سنی دنیا، بریلی شریف جلد نمبر ۳۱، شمارہ نمبر ۵، مئی ۲۰۱۱ء، صفحہ ۲۷/۳۱)

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (مالیگاؤں)

www.mushahidrazvi.blogspot.com

میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

کلام: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

مرشدِ باصفا ، رہبرِ گمرہاں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں
شمعِ راہِ ہدیٰ ، عظمتوں کا نشاں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

آپ کی شان وشوکت ہو کیسے بیاں، علم وتقویٰ میں ہیں آپ رشکِ جہاں
وارثِ نوری ، حامد ، رضا بے گماں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

نازشِ بزمِ اہلِ سنن آپ ہیں ، نکتہ داں نکتہ سنج وسخن آپ ہیں
عاشقِ مصطفیٰ جانِ امن و اماں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

آپ کے روے زیبا میں ہے وہ اثر ، غم ہو کافور فوراً جسے دیکھ کر
وجہِ تسکینِ جاں ، وجہِ تسکینِ جاں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

مدحتِ مصطفیٰ کا سلیقہ ملا ، مجھ مُشاہدؔ کو اے صاحبِ اتقا
آپ کی ہے نظر فیض بخش و رساں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

☆

نذرانۂ خلوص علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم

شمعِ بزمِ اہلسنّت حضرتِ اختر رضا
نازِ بزمِ قادریت حضرتِ اختر رضا
ان کے دم سے روشنی ہے انجمن در انجمن
اخترِ برجِ ولایت حضرتِ اختر رضا
سادگی میں شان، تقویٰ میں ہے شوکت آپکی
آپکو زیبا وجاہت حضرتِ اختر رضا
صورت وسیرت میں یکساں رب تعالیٰ نے کیا
آپ کو اے پاک طینت حضرتِ اختر رضا
راہ تھی دشوار کتنی، آپ نے آسان کی
رہبر راہِ طریقت حضرتِ اختر رضا
شاہِ دیں سے غوث اعظم کو اور اُن سے آپکو
آپ سے ہے مجھ کو نسبت حضرتِ اختر رضا
خالقِ ارض و سما نے کی ودیعت آپ کو
راہِ حق میں استقامت حضرتِ اختر رضا
کرتے ہیں احقاقِ حق، ابطالِ باطل روز وشب
آپ پائیں حق کی نصرت حضرتِ اختر رضا
اہلسنّت کے سروں پر دائماً رکھّے خدا
آپ کا سایہ سلامت حضرت اختر رضا
اک نظر سے آپکی ، بگڑی مری بن جائے گی
ہو مُشاہدؔ پر عنایت حضرتِ اختر رضا

☆

کلام: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

نذرانۂ عقیدت بحضور مرشدی
علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم

ہاں میاں نوری ہیں، ظلِّ غوث الوریٰ — اُن کے مظہر ہوئے حضرت اختر رضا
میرے اللہ تجھ سے یہی ہے دُعا — اُن کا سایہ سروں پر رہے دائما
جانشیں مفتیِ اعظمِ ہند کے — پرتوِ نورِ نوری ضیائے رضا
آپ نے عرض کی نوری سرکار میں — ”تیرے اختر کو کافی ہے تیری رضا“
آپ کے روئے انور کے دیدار سے — دل کو راحت ملی روح کو آسرا
نورِ اختر بھی نورٌ علیٰ نور ہے — بکھری ہے اہلسنّت کے رُخ پر ضیا
چشمِ باطل میں سوزش انھیں کے سبب — دیکھتے ہی انھیں یہ جَلا وہ جَلا
میں بھی بدبخت تھا دامِ اغیار میں — فیض سے آپ کے دفعتاً بچ گیا
دور ہو دل سے ہر ایسا ویسا خیال — روح کی تہ میں ہو عشق احمد بسا

یاد جب آ گئے غم کے بادل چھٹے
ہیں مُشاہدؔ وہ ہر رنج و غم کی دوا

☆

کلام: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی......اک تعارف

نام: محمد حسین قلمی نام: محمد حسین مُشاہدؔ رضوی
والد کا نام: عبدالرشید برکاتی
ولادت: دسمبر 1979ء مقامِ ولادت: مالیگاؤں، ضلع ناشک، مہاراشٹر
تعلیمی لیاقت: ایم۔اے، ڈی۔ایڈ، پی۔ایچ۔ڈی (اردو)، یوجی سی-نیٹ (اردو)،
دیگر تعلیمی لیاقت: 2 سالہ خوش نویسی وخطاطی کورس، زیرِ اہتمام قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، دہلی
ڈی۔ٹی۔پی کورس
پی۔ایچ۔ڈی کا موضوع: (مفتیِ اعظم علامہ) مصطفیٰ رضا نوریؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ
یونی ورسٹی کا نام: ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونی ورسٹی، اورنگ آباد، مہاراشٹر
نگراں کا نام: محترمہ ڈاکٹر شرف النہار،
صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فور ویمن، اورنگ آباد، مہاراشٹر
مشاغل: سیرت، قرآنیات، احادیث، شاعری، تنقید و تحقیق، ادب اور مذہبی ادب کا مطالعہ
ملازمت: ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول، نیاے ڈونگری، تعلقہ ناندگاؤں،
ضلع ناشک (2002ء سے تا حال)

انعامات و اعزازات: (1) بارہویں جماعت میں اردو مضمون میں ٹاپ (1997)
ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی، ممبئی
(2) مقابلۂ خوش نویسی میں دوم انعام (1998)
منعقدہ من جانب ادارۂ فیض القلم، مالیگاؤں
(3) تقریری مقابلے میں اول انعام (1998)
منعقدہ من جانب اے ٹی ٹی ہائی اسکول کلچرل کمیٹی، مالیگاؤں
(4) بیسٹ کیلی گرافر ان اردو (1999)
من جانب الانصار ایجوکیشنل سوسائٹی، ہزارکھولی، مالیگاؤں
(5) بی۔اے میں اردو مضمون میں ٹاپ (2002)
ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی، ممبئی
(6) ایم۔اے میں اردو مضمون میں ٹاپ (2004)

ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی، ممبئی

(7) ایوارڈ من جانب کل ہند تنظیم اردو اساتذہ ناشک ڈیویژن،

برائے ادبی وتدریسی خدمات (2009) بہ دست محترم اطہر پرویز صاحب

(8) حجۃ الاسلام ایوارڈ برائے پی. ایچ. ڈی (2011)

من جانب تنظیم نوجوانانِ اہل سنت، اورنگ آباد

(9) بیسٹ اکیڈمک اچیومنٹ برائے پی ایچ ڈی (2011)

بہ دست محترم ڈاکٹر اے. جی خان صاحب (بی سی یو ڈی، مراٹھواڑہ یونی ورسٹی اونگ آباد)

(10) فخرِ سنیت ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی (2011)

من جانب رقیہ جن ایجوکیشنل سوسائٹی، مالیگاؤں بہ دست حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ

(11) وقارِ قلم ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی (2011)

من جانب ترقی اردو ہند، شاخ مالیگاؤں وار دو لائبریری ٹرسٹ، مالیگاؤں

(12) فیضانِ رشید ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی، (2011)

من جانب نوجوانانِ بزمِ حق، نیاے ڈونگری

(13) اعزاز من جانب مہاراشٹر راجیہ پراتھمک شکشک سنگھ شاخ ناندگاؤں

برائے پی ایچ ڈی، (2011) بہ دست مسٹر پنکج بھجبل ایم ایل اے، ناندگاؤں

(14) توصیفی سند، سپاس نامہ واعزاز برائے پی ایچ ڈی، (2011)

من جانب جامعہ غوثیہ نجم العلوم، ممبئی

مطبوعات:

(1) چہل حدیث مع گلدستۂ احادیث 2004ء

(2) اردو کی دل چسپ اور غیر معروف صنعتیں 2005ء

(3) لمعاتِ بخشش (نعتیہ دیوان) 2009ء

(4) تذکرۂ مجیب 2010ء

(5) عملی قواعدِ اردو 2010ء

(6) نثرِ رضا کے ادبی جواہر پارے 2011ء

(7) سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی 2011ء

(8) جنگِ آزادی 1857ء کا فتوائے جہاد اور علامہ فضل حق کا قائدانہ کردار 2011ء

(9) تشطیراتِ بخشش (شعری مجموعہ) 2011ء

(10) شادی کا اسلامی تصور 2011ء

(11) پھنس گیا کنجوس (ادبِ اطفال، مراٹھی کہانیوں کا ترجمہ) 2011ء

(12) اقلیم نعت کا معتبر سفیر...... نظمی مارہروی 2011ء

(13) عملی قواعدِ اردو 2011ء

(14) گلشنِ اقوال 2011ء

(15) رہنمائے نظامت 2011ء

(16) خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ 2011ء

(17) جگا ڈاکو اور جادوئی غار (کہانیاں) 2012ء

(18) سلطان ٹیپو 2012ء

(19) میلاد النبی ﷺ اور علماے عرب 2012ء

(20) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا 2012ء

(21) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 2012ء

(22) حضرت حفصہ بنت عمر و حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا 2012ء

(23) گل دستے (نظمیں برائے اطفال) (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(24) درود و سلامِ رضا مع فرہنگ (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(25) نعت کی خوشبو گھر گھر پھیلے (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(26) نعت میں حزم واحتیاط اور موضوع روایتیں (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(27) عیدالفطر اجتماعیت اور اخوت کے عملی اظہار کا دن (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(28) ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط کی ''اردو میں حمد ومناجات'' پر چند معروضات (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(29) بدر القادری مصباحی - فکرِ اقبال کے حسین وجمیل مظہر (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(30) مقیم اثر بیاولی - نوتراشیدہ ترکیبوں کا مجتہد شاعر و نثار (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(31) محدثِ اعظم...... شخصیت اور نعتیہ شاعری (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(32) بلبل بستانِ مدینہ...... علامہ اختر رضا ازہری بریلوی (انٹرنیٹ ایڈیشن)

رابطہ

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں 423203

(ضلع ناسک) مہاراشٹر، انڈیا۔

سائٹس

www.mushahidrazvi.blogspot.com

www.scribd.com/mushahidrazvi/

mushahidrazvi79@gmail.com